بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسول مقبولؐ کی صداقت و امانت

پر معاصرین کی عینی شہادتیں

کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ جو اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو نہ سوجھے وہ آج ایسے لوگوں کی زبان و قلم سے برآمد ہو رہے ہیں کہ جنہوں نے نہ تو کبھی براہ راست مستند اسلامی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی علمائے اسلام کی صحبت میں رہ کر حقیقت حال سے آگاہی حاصل کی۔

حضورؐ کے جان لیوا دشمنوں نے بھی اعتراض کئے تھے مگر یہی کہ نعوذ باللہ آپؐ دیوانے ہیں۔ مجنون ہیں۔ ساحر ہیں۔ غیر قوموں سے سیکھ سکھا کر قرآن شریف تصنیف فرماتے ہیں[۱] مگر یہ کسی نے نہیں کہا کہ حضور دغا باز ہیں۔ عیاش ہیں۔ فریبی۔ ظالم اور جابر ہیں۔ حالانکہ وہ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں اور آپؐ کے ساتھ ساتھ رہنے والے تھے۔ اور حضورؐ کا کوئی فعل اور کوئی کام انکی نظروں سے اوجھل نہ تھا۔ اور انھیں آپؐ کی گفتار و کردار کا پورا پورا علم تھا۔ پھر نہیں معلوم ایسے واقف حال لوگ تو آنحضرتؐ پر کذب بیانی۔ دغابازی۔ عیاشی ظلم اور جبر کا الزام لگانے کی جرأت نہ کر سکے مگر زمانہ حال کے

[۱] اس قسم کے بیہودہ اور بے اصل اعتراضوں کی تردید قرآن کریم نے اسی زمانہ میں کر دی تھی جس کے خلاف پھر کبھی کفار کو لب کشائی کی جرأت نہ ہوئی۔ منہ۔

مقدار طبع ٹریکٹ ۱۰۳ تا ۱۱۳ چالیس ہزار بار اول

"محقق" اور "مستشرق" کہلانے والے بغیر سوچے سمجھے اور غیر جانبدارانہ تحقیق کئے کس طرح دیدہ دلیری سے بہتان طرازی پر آمادہ ہو گئے ؟

ہمارے خیال میں تو اس "دیدہ دلیری" کا موجب وہ پوشیدہ حسد اور ڈاہ ہے جو آنحضرت صلعم کی ہمہ گیر محبوبیت کے باعث ان کے دلوں کو اندر ہی اندر بُری طرح ستا رہا اور اس قسم کے ناپاک اور متعصبانہ حملے کرنے پر آمادہ کر رہا ہے۔ اور اسی مخفی جذبے ماتحت وہ حاسد اور متعصب گروہ جہاں بھی جاتا ہے وہاں کے بھولے بھالے اور اصلیت سے بیخبر لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طرح طرح کی بدظنیاں۔ بدگمانیاں اور وساوس پیدا کرنے کی سعئ ناپاک کرتا نظر آتا ہے۔

لیکن چونکہ مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی کوئی ایسی منظم اور باقاعدہ کوشش نہیں کی کہ جس سے اس فتنہ پرور گروہ کے جھوٹے اور ناپاک پروپیگنڈے کا پوری طرح ازالہ ہوتا۔ اسلئے ناواقف اور حقیقت سے بے خبر لوگ ان کی باتیں سچ سمجھ کر یقین کر بیٹھتے ہیں۔

اگرچہ اس شر ریز اور عناد پرور پروپیگنڈے کے زہریلے اثرات سے ہمارا پیارا وطن صدیوں تک محفوظ رہا۔ مگر افسوس ہے کہ گذشتہ چند سال سے اس کا اثر ہمارے برادران وطن پر بھی ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ آئے دن کی خانہ جنگیاں، سرپھٹول اور ہنگامہ آرائیاں یقیناً یقیناً اسی لعنت کا نتیجہ ہیں جس کی تصدیق جناب سوامی برج نارائن جی بی اے نے بھی بایں الفاظ فرمائی ہے کہ:-

"ہندوؤں نے اسلامی تاریخ اور مذہب اسلام اور بانئ اسلام کی سیرت کا کبھی مطالعہ نہیں کیا . . . نے جھوٹے سچے واقعات کو جس طرح چاہا رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کیا اور ہندوؤں نے سچ سمجھ کر ان کو قبول کر لیا۔ اور اسی کے مطابق اپنی رائے قائم کر لی۔ اس ناخوشگوار کیفیت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے بہت زیادہ بُری صورت حال پیدا کر دی ہے" (رسالہ مولوی۔ رسول نمبر صفحہ ۶۳)

ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مخالفین حق کی پھیلائی ہوئی بدگمانیوں میں سب کے سب ہندو مبتلا ہو گئے[1] لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ انمیں سے اکثر پر اس پروپیگنڈے کا اثر پڑا۔ اور انھوں نے اس سے متاثر ہو کر آقائے دو جہاںؐ کے خلاف بڑی رائے قائم کر لی جس کا لازمی نتیجہ فتنہ و فساد تھا۔

چونکہ ہمارے اکثر ہندو بھائیوں نے ناواقفی کے باعث حضور علیہ السلام کے خلاف بڑی رائے قائم کی ہے ۔ اسلئے وہ اتنے زیادہ قصور وار نہیں جتنا کہ انھیں سمجھا جاتا ہے بلکہ ایک حد تک ذمہ داری مسلمانوں پر ہے جو کہ اپنے عزیز ہموطنوں کو اس قسم کی بدگمانیوں سے بچانے کیلئے کوئی موثر کوشش عمل میں نہ لاسکے۔

لیکن اب گذشتہ فروگذاشتوں کو یاد کر کے افسوس کرنا سودمند نہیں۔ سوقت تو اس امر کی ضرورت ہے کہ اسلام حضور نبی اسلام اور شاہان اسلام کے خلاف جس قسم کا گندہ لٹریچر اور نفرت انگیز پروپیگنڈا کیا جارہا ہے اسکی روک تھام کیجائے اور عزیزان وطن کو اسکے مضر اور مسموم اثرات سے بچایا جائے تاکہ فرقہ دارانہ کشیدگیوں کا آئندہ کیلئے سدباب ہو سکے۔ امید ہے کہ ہر ایک راستی پسند، امن کا طالب اور ملک کا خیر خواہ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان، سکھ ہو یا عیسائی' اس کار خیر میں ضرور حصہ لیگا۔

ہر چند کہ ہم اس کام کی پوری پوری اہلیت نہیں رکھتے لیکن تاہم اپنے علم اور طاقت کے مطابق برادران وطن کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش بروئے کار لاتے ہیں۔ ممکن ہے ہماری ناچیز کوشش بعض سعید الفطرت مگر غلطی خوردہ دوستوں کے رفع شکوک کا موجب بن جائے لیکن چونکہ اس محدود اور نہایت ہی مختصر ٹریکٹ میں

---

[1] کیونکہ ابھی بہت سے شریف ہندو ایسے موجود ہیں جو نہ صرف یہ کہ اس پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ جہاں تک ان سے ممکن ہو سکا اسکی تردید میں بھی حصہ لیا اور اپنے ہم قوم لوگوں کو غلط رائے قائم کرنے سے باز رکھنے کی سعی مشکور کی۔ جس کے لئے وہ قابل صد ستائش ہیں۔ منہ

ازالۂ شبہات کیلئے طول طویل مباحث چھیڑنا دشوار ہے۔ لہذا ہم ایک نہائیت ہی آسان۔ قابل وثوق اور مخالف سے مخالف شخص کو بھی اپیل کرنے والی راہ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی ہم چاہتے ہیں کہ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق اور حقانیت ثابت کرنے کے لئے خود حضورؐ ہی کے ہم عہد اور ہم عصر لوگوں کی عینی اور تحقیقی شہادتیں پیش کردیں۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کا بچپن بھی دیکھا۔ جوانی کا بھی مطالعہ کیا اور بوڑھاپے پر بھی نظر رکھی۔ اور ان سے آپکی زندگی کا کوئی پہلو بھی مخفی نہ تھا۔ بلکہ یہ حضور کے حال اور قال سے پوری طرح واقف تھے جن میں بعض حضور کے رشتہ دار ہیں بعض ہمسائے بعض ہم قبیلہ بعض ہم وطن اور بعض ہر وقت قریب ہی رہنے والے شدید ترین دشمن بھی۔ اور چند ایک وہ بھی ہیں جنہوں نے خود تو حضور کو نہیں دیکھا لیکن آپکو دیکھنے والوں کے ذریعہ آپ کے متعلق پوری پوری تحقیق کر لی تھی۔

مخالف کا زیادہ زور اس بات پر صرف ہوتا ہے کہ وہ امام المعصومین کو نعوذ باللہ کاذب۔ جھوٹا۔ فریبی اور حیلہ ساز ثابت کرے۔ لیکن ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ جن لوگوں نے خود اپنی آنکھوں حضور کو دیکھا اور ان کی ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھی وہ اپنے دلی تاثرات کا کن لفظوں میں اظہار کرتے ہیں۔

حضورؐ کے بچپن کے متعلق حضرت ابوطالب کی گواہی

حضرت ابوطالب آپکے چچا تھے اور انھوں نے ہی حضور کی پرورش کی تھی۔ اور آپ کا بچپن اور جوانی انھیں کے پاس گذری تھی۔ یہ بزرگ آنحضرت ؐ کے بچپن کے متعلق بایں الفاظ شہادت دیتے ہیں کہ

لم ار منه كذبه ولا ضحكا ولا جاهلية ولا وقف مع الصبيان

کہ نہیں دیکھا میں نے آپکو جھوٹ بولتے ہوئے یا ہنسی مذاق کرتے ہوئے۔ نہ جاہلیت کے کام کرتے ہوئے نہ

بازاری لڑکوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہوئے"

یہ اس شخص کی شہادت ہے جس کی نظروں سے حضورؐ کی کوئی بات کوئی فعل اور کوئی حرکت مخفی نہ تھی۔ اور جو کہ ہر وقت حضور کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتی تھے۔ ہاں یہی بزرگ صاف لفظوں میں گواہی دیتے ہیں کہ مینے حضور کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی دوسری فضول اور لغو کام کرتے۔ اب قیاس فرمایئے جو شخص بچپن میں بھی صادق۔ راستباز اور پاک خو رہا ہو وہ بڑا ہو کر دغابازی۔ مکّاری اور فریب دہی کا مرتکب ہو سکتا ہے؟ اسی کے ساتھ اب ذرا ان لوگوں کی شہادتیں سنئے جو جوانی میں حضور کے ساتھ شریک تجارت تھے۔ اور جنھیں سالہا سال تک حضور کے چال چلن اور طرزعمل کو دیکھنے کا وسیع موقع ملا تھا۔

آنحضرت کی وعدہ وفائی کے متعلق ابی الحمسا کی گواہی

ابی الحمسا نے ایک موقع پر کہا تھا کہ:۔

" بعثت (نبی ہونے) سے پہلے مینے آنحضرت صلعم سے خرید و فروخت کا کوئی معاملہ کیا تھا۔ کچھ معاملہ ہو چکا تھا۔ کچھ باقی تھا۔ مینے وعدہ کیا کہ پھر آؤنگا۔ اتفاق سے تین دن تک مجھ کو اپنا وعدہ یاد نہ آیا۔ تیسرے دن جب وعدہ گاہ پر پہنچا تو آنحضرت صلعم کو اس جگہ منتظر پایا۔ لیکن خلاف وعدہ سے انکی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ صرف اس قدر فرمایا "تمنے مجھے زحمت دی۔ میں اس مقام پر تین دن سے موجود ہوں"

(سنن ابو داؤد جلد ۲)

حضرت سائب کی گواہی

یہ صاحب جب اسلام لانے کیلئے حاضر خدمت ہوئے تو اسوقت حضور کو مخاطب کر کے لوگوں کے سامنے گواہی دی کہ:۔

"آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ میرے شریک تجارت تھے لیکن ہمیشہ معاملہ صاف رکھا فکنت لاتداری ولا تماری ولا یشاری"

(ابو داؤد جلد ۲)

قیس بن صائب مخزومی کی گواہی

یہ صاحب آنحضرت صلعم کے ساتھ اوائل

میں شریک تجارت رہ چکے تھے۔ انکی گواہی ہے کہ:۔

"شرکاء کے ساتھ آپؐ کا معاملہ نہایت صاف رہتا تھا اور کبھی کوئی جھگڑا یا مناقشہ پیش نہیں آتا تھا" (اصابہ تذکرہ قیس بن سائب)

یہ ان لوگوں کی شہادتیں ہیں جن کے ساتھ حضور کو ہر وقت لین دین کا معاملہ رکھنا پڑتا تھا۔ وہ صاف لفظوں میں حضور کی راستبازی اور صدق و امانت کی تائید کرتے ہیں۔ اور علی الاعلان کرتے ہیں۔ اسکے بعد ہم اہل مکہ کی شہادت سناتے ہیں۔

سنئیے حضورؐ کو اہل مکہ کیا خطاب دیتے ہیں:۔

حضور کے متعلق اہل مکہ کی شہادت ایک دفعہ جبکہ حجر اسود نصب کرنے پر اہل مکہ میں تنازعہ پیدا ہوا۔ اور ہر ایک نے خود ہی اسے نصب کرنے پر ضد کی تو اس کشمکش کو دیکھتے ہوئے کسی جہاندیدہ نے یہ تجویز پیش کی کہ جو شخص دوسرے دن علی الصبح نظر آئے وہی اسے نصب کردے۔ جسپر سب نے صاد کیا۔ عجیب اتفاق ہوا۔ دوسرے دن ان لوگوں نے جس شخص کو سب سے پہلے آتے دیکھا وہ حضور ہی تھے۔ بس پھر کیا تھا سب کے سب اعتنیاً چلا اُٹھے ھذا الامین رضینا کہ بے شک یہ امین ہے ہم اسکے فیصلہ پر راضی ہیں۔

قریش مکہ کا بے اختیار حضور کو اسوقت امین کہنا ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ حضور کو بچپن ہی سے نیک، راستباز اور صادق سمجھتے تھے ورنہ اس موقعہ پر بغیر کسی تامل کے کیوں پکار اُٹھتے ھذا الامین رضینا۔ بے اختیاری کی حالت میں اسی کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے جسکے حال اور قال سے پوری پوری واقفیت ہو اور اسکے اعمال و افعال کا بارہا امتحان کیا جا چکا ہو۔ پس اہل مکہ کا حضور کو دیکھتے ہی الامین کہنا اس امر کا منہ بولتا شاہد ہے کہ واقعی حضورؐ صادق، راستباز اور امین تھے۔

حضور کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ کی گواہی جب آنحضرت صلعم پر فرشتہ نازل ہوا اور حضور گھبرائے ہوئے گھر واپس آئے تو آپ کی بے قراری دیکھ کر حضرت خدیجہ رضؓ

کہا۔ خوش ہو۔ اللہ تجھے شرمندہ نہیں کریگا۔ کیا تو ہمیشہ اپنے لواحقوں سے محبت کرنیوالا۔ اپنے ہمسایوں پر مہربان۔ غربا کیلئے سخی۔ اجنبیوں کیلئے مہمان نواز۔ **قول کا پورا۔ صداقت کا حامی نہیں رہا ہے**؟" (ترجمہ "محمدؐ" مصنفہ اوونگ واشنگٹن ص۴۲)

یہ اس خاتون کی گواہی ہے جو حضور کی محرم راز ہے۔ جو جلوت اور خلوت کی تمام باتیں جاننے والی ہے آپکی ہر حرکت اور سکون سے واقف ہے۔ جب حضور کو پریشان دیکھتی ہے تو اسوقت کہتی ہے کہ آپؐ میں یہ خوبی ہے یہ وصف ہے یہ جوہر ہے یہ کمال ہے۔ آپ قول کے پورے ہیں۔ صداقت کے حامی ہیں اللہ آپکو ضائع نہیں کریگا۔ اور پھر لطف یہ کہ گواہی تنہائی میں دی گئی ہے۔ اگر لوگوں کے سامنے ایسی گواہی دیجاتی تو سننے والے یہ بھی خیال کر سکتے تھے کہ بیوی ہے اپنے میاں کی تعریف کرکے ہمیں مرعوب بنانا چاہتی ہے۔ مگر نہیں یہ شہادت کسی غیر کے سامنے نہیں دیگئی۔ خلوت میں دیگئی۔ علیحدگی میں دیگئی اور صرف اپنے خاوند کے سامنے دیگئی۔ جہاں اور کوئی بھی سننے والا نہ تھا۔ جو اس امر پر تیز روشنی ڈالتی ہے کہ حضور واقعی صادق، راستباز اور بہترین اخلاق کے حامل تھے۔

اہل قبیلہ کی شہادت | منصب نبوت پر سرفراز ہو جانے کے بعد حضور نے بحکم الٰہی اپنے اہل قبیلہ کو خدا کا پیغام سنانے کیلئے مدعو کیا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو حضور نے ان سے فرمایا۔

"اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کی پچھلی طرف وادی میں ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ سب نے بالاتفاق کہا نعم مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا۔ ہاں! مانینگے۔ کیونکہ ہم نے تجھ کو ہمیشہ صادق پایا ہے جس پر آپ نے فرمایا کہ پھر میں تمکو بتاتا ہوں کہ اللہ کا عذاب قریب آرہا ہے اس سے بچو۔"
(بخاری)

جس پر وہ دفع الوقتی کر گئے۔ لیکن اسجگہ یہ بحث نہیں کہ انھوں نے حضور کا دعویٰ نبوت کیوں تسلیم نہ کیا۔ بلکہ اسوقت یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ وہ لوگ حضور کو سچے دل سے صادق اور بہت گفتار سمجھتے آرہے تھے جبھی تو بے اختیار ایک ناممکن سی بات کو بھی سنکر کہہ اُٹھے کہ بیشک ہم تیری ناممکن بات ہی مان لیں گے۔ کیونکہ ہم نے تجھے ہمیشہ صادق پایا ہے۔ اسی پر بس نہیں اور سنئے۔ آپکا جانی دشمن ابو جہل حضور کو مخاطب کر کے کہتا ہے :۔

دشمن جان ابو جہل رئیس مکّہ کی شہادت	اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ (ترمذی) "یعنے ہم تجھ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ بلکہ اس بات کو جھوٹا

کہتے ہیں جو تو لایا ہے" مقام غور ہے۔ مکّہ کا رئیس ابو جہل حضور کے خون کا پیاسا ہے اور دن رات اسی ادھیڑ بن میں لگا ہوا ہے کہ جس طرح بھی ہو حضور کو لوگوں کی نظروں سے گرادوں تاکہ کوئی بھی ان کا ہم خیال نہ بنے۔ لیکن جب حضور سے رو در رو ہو کر بات کرنی پڑی تو مجبوراً اسے کہنا پڑا کہ ہم آپ کو تو جھوٹا نہیں سمجھتے۔ جھوٹا تو ہم اس کلام کو کہتے ہیں جو آپ لائے ہیں" اگر ہمارے غیر مسلم دوست خالی الذہن ہو کر اس اشد ترین دشمن کی گواہی پر غور فرمائیں۔ تو پھر ان پر حضورؐ کی راستبازی۔ صداقت اور دیانت کا خود بخود انکشاف ہو جائیگا۔ اسی دشمن کی اور گواہی بھی سُن لیجئے۔

ابو جہل آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کو مدینہ میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ بہت سا لشکر لیجا کر جنگ کی طرح ڈالتا ہے۔ بدر کے مقام پر جنگ کا آغاز ہوتا ہے عین اس وقت جب کہ جنگ زوروں پر ہے ایک شخص اخنس بن شریق ابو جہل کو تنہائی میں لیجا کر کہتا ہے :۔

"اے ابو الحکم یہاں پر میرے اور تیرے سوا اور کوئی موجود نہیں جو ہماری کلام کو سنتا ہو۔ مجھ کو محمدؐ کی بابت بتلا کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس نے کہا واللہ محمدؐ ضرور

سچا ہے اور کبھی اسنے جھوٹ نہیں بولا" (ترجمہ شفا قاضی عیاض ۸۶)

النضر بن حارث کی گواہی

النضر وہ شخص ہے جو آپ کے خون کا پیاسا تھا جس نے آپ کی مخالفت اور ایذا رسانی میں پورا پورا حصہ لیا۔ اور جن ۹ کافروں نے حضور کے قتل کا منصوبہ گانٹھا ان میں یہ بھی پیش پیش تھا۔ جب آپ کے دعوئ نبوت کا مکہ میں چرچا پھیلنے لگا اور بیرونجات کے لوگ بھی اس سے آشنا ہونے لگے تو اسوقت اہل مکہ کو فکر ہوا کہ اب حج کا موقع آرہا ہے۔ لوگ دُور دُور سے آئینگے۔ آپ کی متعلق سوال کرینگے۔ انکو ہم کیا جواب دینگے۔ اسلئے مشورہ کرکے کوئی جواب تجویز کرلینا چاہیئے جس پر مکہ کے بڑے بڑے آدمی ایک جگہ جمع ہوئے اور مسئلہ زیر بحث پر غور ہونے لگی۔ ہر ایک نے ایکدوسرے سے مختلف جواب پیش کئے۔ دوران بحث میں ایک شخص نے کہا کہ بس جو پوچھے اسے کہدو کہ مدعئ نبوت جھوٹا ہے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ وہی النضر بن حارث جو آپ کا شدید ترین دشمن تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور جوش بھری آواز میں کہنے لگا جواب وہ سوچو جو قابل تسلیم ہو۔ سنو!

قد کان محمد فیکم غلاما حدثا ارضاکم فیکم واصدقکم حدیثا واعظمکم امانۃً حتی اذا رایتم فی صدغیہ الشیب وجاءکم بما جاءکم قلتم ساحرٌ لا واللہ ماھو بساحرٍ (شفا قاضی عیاض)

تحقیق محمد تم ہی میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور تم سب میں سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والا تھا۔ اور سب سے زیادہ راست گفتار تھا۔ اور سب سے زیادہ امین تھا اور اسکے متعلق تمہاری یہی رائے رہی حتی کہ جب تم نے اس کی زلفوں میں سفیدی دیکھی (بڑھاپا) اور وہ لایا تمہارے پاس جو کچھ بھی لایا تو تم کہنے لگے کہ وہ ساحر ہے۔ نہیں خدا کی قسم وہ جھوٹا تو ہرگز نہیں"

معزز ناظرین! النضر ایسے جانی دشمن کی یہ گواہی پڑھیئے اور بار بار پڑھیئے کیسا

بیباختہ حالت غیظ میں بھی اسکی زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی۔ امانت دیانت اور بہترین اخلاق کی تصدیق ہو رہی ہے۔ یہ بات کسی مسلمان کے سامنے نہیں کہہ رہا حضور علیہ السلام کو مخاطب کرکے نہیں کہہ رہا۔ کہ شائد لحاظ آگیا ہو۔ نہیں یہ ان لوگوں کے سامنے گواہی دے رہا ہے جو اسکے ہم خیال ہیں۔ اور محض اسلئے جمع ہوئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو نیچا دکھایا جائے۔ کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں خود مخالف کے منہ سے نکلی ہوئی گواہی جھوٹی ہوگی؟ کبھی نہیں۔ پس یہ گواہی دلیل ہے اس امر کی کہ آقائے نامدار واقعی صادق اور راستباز تھے اور آپ نے اپنی زندگی میں جو کچھ بھی کیا یا کہا وہ سب راستی اور صداقت پر ہی مبنی تھا۔

اُمیہ بن خلف کی شہادت امیہ بن خلف بھی حضور کے جانی دشمنوں سے ایک خاص آدمی تھا۔ جب اسکی موجودگی میں حضرت سعد بن معاذ اور ابو جہل میں سخت کلامی ہوئی اور اُمیہ نے حضرت سعد کو ابو جہل کے سامنے باآواز بلند بولنے سے منع کیا تو اسوقت حضرت سعد نے اسے کہا چلو پرے ہٹو۔ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ تجھے ابو جہل ہی قتل کرائیگا۔ امیہ نے سعد سے کہا مجھ کو؟ جب حضرت سعد نے کہا ہاں تجھ کو تب بے اختیار امیہ کے منہ سے نکلا " وَاللّٰہِ مَایَکْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ " (بخاری) بخدا محمدؐ کی بات جھوٹی تو نہیں ہوتی "۔ اور جب وہ اپنے گھر لوٹا اور بیوی سے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے بھی حضرت

امیہ کی بیوی کی گواہی سعد کی روایت اپنے خاوند کی زبان سے سنکر بلا ساختہ کہا :-

" فَوَاللّٰہِ مَایَکْذِبُ مُحَمَّدٌ " کہ اللہ کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی تو نہیں ہوتی " (بخاری)۔

خاوند حضرت سعد اور ابو جہل کے سامنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ حضور راستگفتار ہیں انکی باتیں جھوٹ سے پاک ہوتی ہیں۔ اور اسکی بیوی خود اسکے سامنے شہادت دیتی ہے کہ واللہ آپکی بات جھوٹی نہیں ہوتی۔ ضرور یہ پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ اسی یقین کی

بنا پر بیوی نے اپنے خاوند کو ابوجہل کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہونے سے باز رکھنا چاہا۔ اور یاد بھی دلایا کہ ابوجہل کے ساتھ مت جاؤ وہ بات یاد کرو جو سعد بن معاذ نے کہی تھی۔ جسپر وہ رک بھی گیا۔ مگر آخر کار ابوجہل کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر ساتھ چل پڑا۔ مآل کار نتیجہ وہی نکلا جسکی پہلے ہی حضور انور نے خدا سے خبر پاکر اطلاع دی تھی کہ امیہ کو ابوجہل قتل کرائیگا چنانچہ عین میدان بدر میں امیہ قتل ہوا۔ اور خدا کے نبی کا مودہ حرف بحرف پورا ہوا۔

ابوسفیان کی گواہی اب ہم قیصر ہرقل اور حضور کے جانی دشمن ابوسفیان کا ایک معرکۃ الآرا مکالمہ درج کرتے ہیں جسکے پڑھنے سے جہاں ناظرین کو قیصر ہرقل کی رائے متعلقہ نبی کریم کا علم ہوگا وہاں حضور کے جانی دشمن ابوسفیان کی ذاتی رائے کا بھی پتہ لگجائیگا۔

قیصر ہرقل اور ابوسفیان کا مکالمہ

جب آنحضرت صلعم نے قیصر ہرقل کو اسلام کا دعوت نامہ بھیجا تو اسنے بڑے اشتیاق سے پڑھا اور آپکے مزید حالات جاننے کیلئے مکہ کے چند تاجروں کو دربار میں بلایا جنمیں رسول کریم صلعم کا دشمن جانی ابوسفیان بھی تھا۔ ہرقل نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون اس مدعی نبوت کا قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان نے جوابدیا۔ حضور! میں۔ تب ہرقل نے ابوسفیان کو اپنے نزدیک کھڑا ہونیکا حکمدیا۔ اور باقی تاجروں کو اسکے پیچھے رہنے کا اشارہ کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اگر کسی سوال کے جواب میں یہ شخص (ابوسفیان) کوئی خلاف واقعہ بات بیان کرے تو دوسرے فوراً اسکی اصلاح کریں۔ بعدمیں خود ابوسفیان نے بھی کہا تھا کہ:۔

"اگر مجھے اسوقت اپنے ساتھیوں کیطرف سے یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ میرے کذب کی تردید کرینگے تو میں ضرور قیصر کے حضور محمد (صلعم) کے متعلق جھوٹی باتیں بھی بیان کرتا لیکن میرے ساتھیوں کی موجودگی نے مجھے ایسا کرنے سے باز رکھا"

اسکے بعد ان دونوں میں جو سوال وجواب ہوئے اسے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

جنسے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت اور منجانب اللہ ہونے پر خوب روشنی پڑتی ہے. ناظرین پڑھینگے تو انپر بھی حقیقت الامر کا انکشاف ہوگا۔ کیونکہ سائل بھی غیر ہے اور مجیب بھی غیر بلکہ حضور کے خون کا پیاسا۔ پس ایسی حالتمیں ابوسفیان کے جواب اور انپر قیصر روم کا پرمعنی تبصرہ آنحضرتؐ کی حقیقی شان سمجھنے کیلئے بہترین ذریعہ ہے۔

قیصر۔ محمدؐ قوم کا کیسا ہے؟ ابوسفیان۔ قوم کا بڑا شریف اور نجیب الطرفین ہے۔ قیصر۔ تمھاری قوم میں کبھی ان سے بھی پہلے کسی نے اسطرح نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ابوسفیان۔ ایسا دعویٰ ہماری قوم میں کسی نے کبھی نہیں کیا۔ قیصر۔ اسکے بزرگوں میں کوئی ایسا بادشاہ گذرا ہے جسکی بادشاہت جاتی رہی ہو؟۔ ابوسفیان۔ ایسا کوئی بادشاہ اسکے آباؤ اجداد میں نہیں گذرا۔ قیصر۔ امیر لوگ علی العموم اسکے فرمان بردار ہوتے ہیں یا غریب؟ ابوسفیان۔ غالباً غریب اور مسکین لوگ اسکے تابع ہوتے ہیں۔ قیصر۔ دن بدن مسلمان لوگ بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ ابوسفیان کوئی مرتد نہیں ہوتا۔ محمدؐ کے دین کو بُرا مان کر اسے کوئی نہیں چھوڑتا۔ قیصر۔ اس دعویٰ سے پہلے یہ شخص جھوٹ کا عادی تھا یا نہیں؟ ابوسفیان۔ اسکو ہم لوگ ہمیشہ سچّا اور راست گو یقین کرتے تھے۔ قیصر۔ کبھی لڑائی میں عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں؟ ابوسفیان۔ آجتک اسنے عہد شکنی نہیں کی۔ آگے دیکھئے کیا کرتا ہے۔ قیصر۔ تمھاری اور اسکی لڑائی ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہوتی ہے تو کون فتحیاب ہوتا ہے؟ ابوسفیان۔ کبھی وہ فتح پاتا ہے اور کبھی ہم غالب آتے ہیں۔ قیصر۔ تمکو کیا حکم کرتا ہے؟ ابوسفیان۔ یہ کہ اللہ کی بندگی کرو۔ ذرہ بھر شرک نہ کرو۔ مشرکوں کی تقلید مت کرو۔ اور حکم کرتا ہے نماز پڑھنے۔ سچ بولنے۔ گناہوں سے بچنے اور صلہ رحمی کا۔

ناظرین نے معلوم کرلیا ہوگا کہ اس دشمن عنید نے کس طرح مجبوراً تسلیم کیا کہ آنحضرتؐ کو ہم لوگ ہمیشہ سچّا اور راست گو یقین کرتے تھے۔ اور حضور نے کبھی عہد شکنی نہیں کی۔

اب خیال فرمایئے جس وجود باجود کو دشمن سے دشمن بھی ہمیشہ راستگفتار۔ عہد کا پابند، صادق اور صدق مقال بتایئں۔ اور کسی ایک کو بھی آپ ؐ کیطرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی ہو اس بزرگ انسان پر آج تیرہ سو سال کے بعد چند شقی القلب تیرہ باطن اور بانہ گو دشمنوں کا فریب۔ دغابازی اور کاذب ہونیکا عیب دھرنا اپنے اندر کچھ بھی حقیقت رکھتا ہے؟ خیر اب محولہ بالا گفتگو پر قیصر ہرقل کا تبصرہ اور ریویو ملاحظہ ہو وہ غیر جانبدار شہنشاہ ابوسفیان کے جوابات سنکر کس نتیجہ پر پہنچا اور حضور انور ؐ کے متعلق کیا رائے ظاہر کی۔ ہرقل نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:-

"تمنے اسکو شریف النسب بتایا۔ نبی ہمیشہ اچھے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ تمنے بتایا کہ اور کسی نے بھی اسکے خاندان میں دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو میں جان لیتا کہ یہ خاندانی خیالات کا اثر ہے۔ تم مانتے ہو کہ اسکے خاندان میں کسی نے بادشاہت نہیں کی۔ اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ اسے حکومت کی خواہش ہے۔ تم کہتے ہو کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا پس جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کس طرح جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ تمنے کہا کہ اسکی پیروی غریبوں نے کی۔ نبیوں کی پیروی پہلے غریب ہی کرتے آئے ہیں۔ تمنے قبول کیا ہے کہ اس کا دین ترقی پر ہے۔ تو سچے دین کا یہی حال ہوتا ہے وہ بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ تمنے تسلیم کیا ہے کہ اس نے کبھی فریب نہیں کیا پیغمبر جھوٹے اور فریبی نہیں ہوتے۔ تمنے بتایا ہے کہ وہ نماز نیکی، تقویٰ وغیرہ کی تعلیم دیتا ہے۔ تو اگر یہ سچ ہے تو میری اسجگہ (دارالخلافہ) تک ضرور اسکا قبضہ ہو جائیگا۔ میرا خیال تھا کہ ایک نبی ظاہر ہونیوالا ہے۔ مگر یہ خیال نہ تھا کہ وہ عرب میں ظاہر ہوگا۔ اے کاش کہ میں اگر وہاں (حضور ؐ کے پاس) جا سکتا تو ضرور جاتا اور اسکے پاؤں دھوتا۔" اسکے بعد اسنے اپنی درباریوں کو للکار کر کہا کہ:-

"اے روم کے سردارو! اگر تم سلامتی اور ہدایت کے خواہشمند ہو تو ۱۳ ...

کی پیروی کرو"۔ مگر افسوس کہ کسی نے بھی اسکی نصیحت پر کان نہ دھرا۔ اور سبھی غرانے لگے اور نفرت ظاہر کرنے لگے جب قیصر کو بھی حکومت کے جاتے رہنے کا فکر ہوا۔ اور اس نے یہ کہکر انھیں ٹال دیا کہ میں تو تمھیں آزمانا چاہتا تھا"۔ (بخاری و فتح الباری)

قیصر ہرقل نے ابوسفیان کے جوابات پر جو کچھ بھی نتیجہ نکالا وہ نہایت ہی صحیح اور حقیقت پر مبنی تھا مگر اس کا یہ استدلال نہایت ہی لطیف ہے کہ:۔

"جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کس طرح جھوٹ باندھ سکتا ہے"۔

اے کاش کہ زمانۂ حال کے معترض رومی شہنشاہ کے اس صحیح استدلال پر غور کریں اور آیندہ ایسے صادق اور راستباز وجود کو جھوٹا فریبی اور دغا باز کہنے سے تائب ہوں۔

مقوقس شاہ مصر کی شہادت | اس بادشاہ کی طرف بھی حضور انور نے دعوت نامہ بھیجا تھا جسکے لیجانیوالے حاطب بن ابی بلتعہ تھے۔ انھوں نے جہاں آپؐ کا خط پیش کیا وہاں اسکے استفسار پر خود بھی نہایت ہی برجستہ اور مدلل تقریر کی جس کے جواب میں شاہ مصر نے حضرت حاطب سے وہیں کہا کہ:۔

"میں نہیں دیکھتا کہ آنحضرت کوئی ایسی تعلیم دیتے ہیں جس سے مجھ کو پرہیز کرنا چاہئے یا ایسی چیز سے منع فرماتے ہیں جسکی مجھے خواہش ہے نہ وہ (حضورؐ) ساحر ہیں۔ نہ غلطی خوردہ۔ نہ دغا باز ہیں نہ جھوٹے ہیں۔ میں ان میں نبوت کی علامات پاتا ہوں"۔

(زادالمعاد جزو ثانی ۵۶-۵۷)

تعصب کا ستیاناس ہو۔ اس زمانہ میں حضور کی ایک سے ایک معتبر اور مستند سوانح حیات موجود ہے جنھیں پڑھکر بھی سینکڑوں دشمن راستی کی راہ اختیار نہیں کرتے اور آبائی تعصب سے متاثر ہو کر حضور کے خلاف واہی تباہی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں مگر اس کے بالمقابل شاہ مصر کو دیکھئے۔ خط پڑھتا ہے اور کچھ حالات قاصد سے پوچھ لیتا ہے اور اسی سے اس کا سینہ کھل جاتا ہے۔ صداقت اثر کرتی ہے اور پکار اٹھتا ہے کہ حضورؐ نہ ساحر ہیں نہ

غلطی خوردہ نہ دغاباز ہیں نہ جھوٹے ہیں، میں ان میں نبوت کی علامات پاتا ہوں "
جن لوگوں کی شہادتیں اوپر نقل کی ہیں انمیں سے اکثر تو حضور سے ذاتی طور پر واقف تھے اور تمام حالات سے آگاہ۔ اور قیصر ہرقل اور شاہ مصر نے بھی حضور کے خطوط اور دوسرے لوگوں سے حالات دریافت کر لئے تھے مگر اس زمانہ میں بعض ایسے بھی زیرک قیافہ شناس اور روشن دماغ لوگ نظر آتے ہیں جنہوں نے حضورؐ کا رخ انور دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا جن میں سے یہاں صرف ایک مرد اور ایک عورت ہی کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام کی گواہی یہ بزرگ پیدائشی یہودی تھے پہلے پہل جب حضور کے چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو بے اختیار بول اُٹھے "لیس ھذا بوجہ الکاذب" (ترمذی ابواب الزہد) یعنے خدا کی قسم یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا"

ایک بدوی عورت کی شہادت اسی طرح ایک دفعہ مدینہ کے باہر کوئی مختصر سا قافلہ آکر ٹھہرا۔ اتفاقاً ادھر آنحضرتؐ کا بھی گذر ہوگیا۔ قافلہ والوں کے پاس ایک سرخ رنگ کا اونٹ تھا۔ جسکو دیکھ کر حضورؐ نے اسکی قیمت پوچھی انھوں نے بتا دی۔ اور حضور بے مول تول کئے اسی کو منظور کر کے اونٹ کی مہار ہاتھ میں لیکر شہر کیطرف روانہ ہوگئے۔ اسکے بعد قافلہ والوں کو خیال ہوا کہ بغیر جان پہچان ہم نے کیوں جانور حوالہ کردیا۔ اور اب اس حماقت پر سارے قافلہ کو ندامت تھی۔ مگر انہی کے ساتھ ایک عورت بھی تھی وہ انکی یہ حالت دیکھ کر بول اُٹھی۔

"مطمئن رہو ہمنے کسی شخص کا چہرہ ایسا روشن نہیں دیکھا (یعنے ایسا شخص دغا نہ کریگا) رات ہوئی تو آپؐ نے انکے لئے کھانا اور قیمت کے عوض کھجوریں بھجوادیں" (دارقطنی جلد ۲)

معترضین کو شرمندہ ہونا چاہئے کہ ایک بدوی عورت جو حضور کے حال اور قال سے مطلق واقف نہیں وہ تو صرف چہرہ دیکھکر ہی فیصلہ کردیتی ہے کہ یہ کسی دغا باز کا چہرہ نہیں ہو سکتا مگر اس زمانہ کے متعصب معترض حضور کے مستند سے مستند حالات زندگی کا علم حاصل کر کے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اور مغالطہ دہ غلط اور بے بنیاد باتیں پھیلاکر ہمارے بیخبر عزیزان وطن کو

دنیا کے ہادی اور سچے محسن سے بدگمان کرنے کی سعی ناپاک کرتے ہیں۔ لیکن خیر اس قسم کے لوگوں کو تو خدا تعالیٰ ہی اپنی خاص تجلیات کے ذریعہ سمجھائیگا مگر جو اصحاب اپنے اندر رشد، ہدایت اور حق جوئی کا مادہ رکھتے ہیں انھیں تو آنحضرت صلعم کی امانت۔ دیانت۔ صداقت اور حقانیت کی جانچ کرنے کیلئے مندرجہ بالا شہادتیں بھی بہت کافی ہیں۔ کیونکہ ان واضح اور معتبر موثق اور مستند شہادتوں کو پڑھکر ہر ایک سلیم العقل انسان قیصر ہرقل کیطرح بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ :-

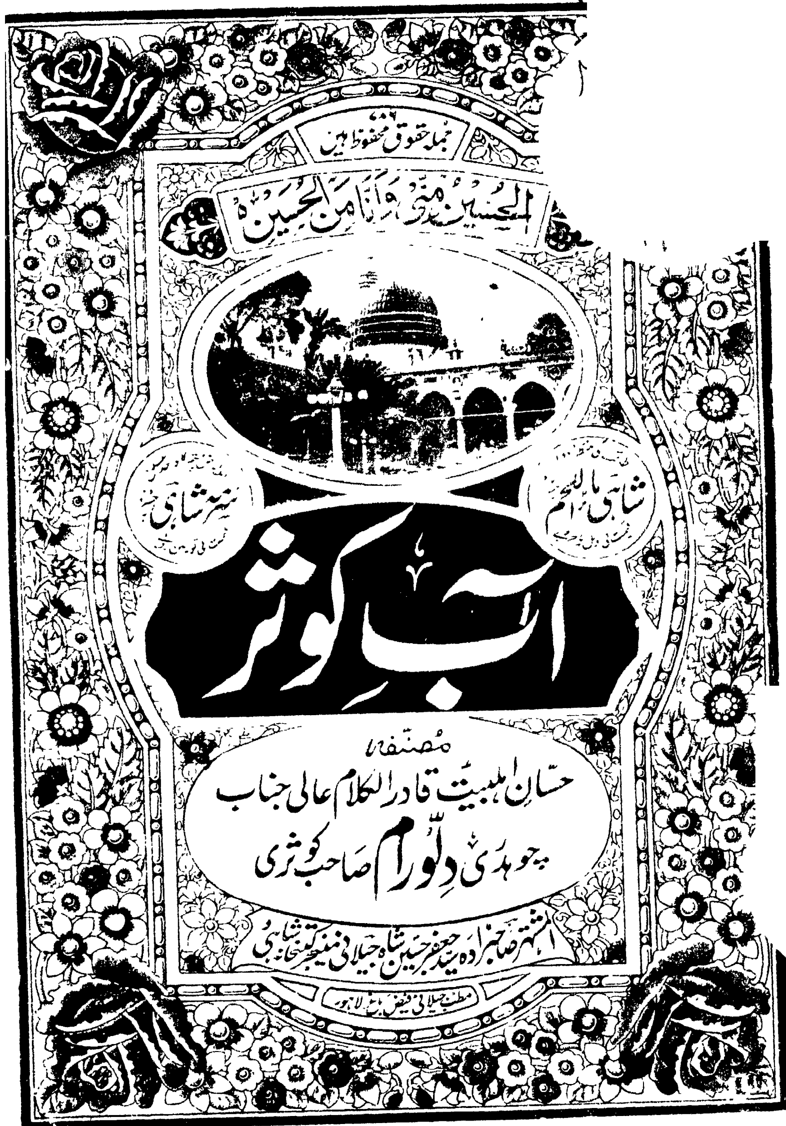
"جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کس طرح جھوٹ باندھ سکتا ہے"؟ اور درحقیقت ہرقل کا یہ لطیف استدلال اس قدر قوی اور ناقابل تردید ہے کہ مخالف سے مخالف کو بھی اسکے برخلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں اپنے اُن عزیزان وطن سے جو راستی سے پیار اور ست سے پریم رکھتے ہیں یہ توقع ہے کہ محولہ بالا شہادتوں اور قیصر ہرقل کے استدلال کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ملک کے دشمنوں اور حق کے بیریوں کے غلط اور جھوٹے پروپیگنڈے سے کبھی متاثر نہ ہونگے بلکہ انکو مخاطب کر کے شہرہ آفاق محقق کارلائل کے لفظوں میں برملا کہدینگے کہ :-

"ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ شعبدہ باز اور تہی باطن شخص تھا۔ اور نہ ہم اسکو ایک حقیر جاہ طلب اور دیدہ دانستہ منصوبے گانٹھنے والا کہہ سکتے ہیں جو سخت و کرخت پیغام اسنے دنیا کو دیا۔ بہرحال وہ ایک سچا اور حقیقی پیغام تھا۔۔۔۔ اس کا مخرج وہی ہستی تھی جس کی تھاہ کسی نے کبھی نہیں پائی۔ اس شخص کے نہ اقوال ہی جھوٹے تھے نہ اعمال ہی اور نہ خالی از صداقت یا کسی کی نقل و تقلید تھے (وہ تو) حیات ابدی کا ایک نورانی وجود تھا۔ جو قدرت کے وسیع سینہ میں سے دنیا کے منور کرنے کو نکلا تھا اور بے شک اسکے لئے امر ربانی یونہی تھا" (ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ)

خاکسار فضل حسین احمدی مہاجر سکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

۵ رمئی ۱۹۲۹ء

ملنے کا پتہ :- بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب


جملہ حقوق محفوظ ہیں
الحسین منی وانا من الحسین
آبِ کوثر
مصنفہ
حسانِ اہلبیتؑ قادر الکلام عالی جناب
چوہدری دلورام صاحب کوثری
مشتہر صاحبزادہ سید جعفر حسین شاہ جیلانی منیجر کتبخانہ شاہی

Price As. -/5/-